



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا میت کی طرف سے صدقہ کا اجر و ثواب اسے ملتا ہے۔؟ کیا میت کی طرف سے صدقہ سے اس کے اعمال حسنہ میں اضافہ ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے صدقہ کرنا ان امور میں سے ہے جو شرعاً جائز ہیں خواہ یہ صدقہ مال کی صورت میں ہو یا دعاء کی صورت میں امام مسلم نے "صحیح" میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "ادب المفرد" میں اور اصحاب سنن نے اپنی کتابوں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

اذا مات ان آدم انقطع عز عملا الا من ثلاث الا من صدقہ جاریہ او علم ینفع بہ او ولد صلح ید عود (صحیح مسلم)

"جب ابن آدم فوت ہوتا تو اس کا عمل منقطع (ختم) ہو جاتا ہے البتہ تین طرح کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔"

1- صدقہ جاریہ 2- علم نافع (مفید) اور 3- نیک اولاد جو اس کے لئے دعاء کرتی ہو"

یہ حدیث اپنے عمومی مفہوم کے اعتبار سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صدقہ کا ثواب میت کو حاصل ہوتا ہے نبی کریم ﷺ نے اس میں فرق نہیں فرمایا کہ صدقہ میت کی طرف سے وصیت کیوجہ سے ہو یا اس کی وصیت کے بغیر ہوں لہذا یہ حدیث عام ہوگی۔ اور ان دونوں حالتوں کے لئے شامل ہوگی۔ میت کے لئے دعا کے سلسلے میں صرف اولاد کے ذکر کا کوئی مفہوم نہیں کیونکہ بہت سی صحیح احادیث سے مردوں کے لئے دعاء ثابت ہے۔ جیسا کہ ان کی نماز جنازہ میں اور ان کی قبروں کی زیارت کے موقع پر دعاء کیجاتی ہے۔ اور اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ کہ میت کا کوئی قریبی عزیز دعا کرے یا کوئی اجنبی دعا کرے۔

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ](#)

جلد دوم